

26 مارچ 1963

ازعدالت عظمیٰ

آمدنی ٹیکس کے کمشنر، مدراس

بنام

سی۔ ایم۔ کوٹھاری، مدراس (ڈیڈ)، اور اس کے بعد لیگل ریپر یزنٹیٹیو

(ایس کے داس، اے کے سرکار اور ایم ہدایت اللہ جسٹسز۔)

انکم ٹیکس۔ بیوی کے نام پر جائیداد سے آمدنی۔ بالواسطہ طور پر شوہر سے بیوی کے ہاتھ میں آنے والی رقم۔ چاہے بیوی کی آمدنی کو شوہر کے ہاتھ میں شامل کیا جائے۔ "براہ راست یا بالواسطہ طور پر بیوی کو منتقل کیا گیا" جس کا مطلب ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11)، دفعہ 16 (3) (اے) (iii)۔

میسرز کوٹھاری اینڈ سنز اسٹاک بروکرز کی ایک فرم ہے۔ یہ فرم شری سی ایم کوٹھاری اور ان کے دو بیٹے شری ڈی سی کوٹھاری اور شری ایچ سی کوٹھاری پر مشتمل تھی۔ فرم نے مکان کی خریداری کے لیے ایک معاہدہ کیا اور اس کی طرف سے بیانیہ رقم ادا کی گئی۔ بعد میں یہ مکان میسرز سی ایم کوٹھاری، میسرز ڈی سی کوٹھاری اور شری ایچ سی کوٹھاری کے نام پر خریدا گیا۔ مکان 90,000 روپے میں خریدا گیا تھا اور دونوں میسرز سی ایم کوٹھاری اور میسرز ڈی سی کوٹھاری نے روپے وصول کیے تھے۔ ہر فرم سے 30,000۔ مسز سی ایم کوٹھاری کے معاملے میں، انہیں یہ رقم اپنے بیٹے ڈی سی کوٹھاری کی طرف سے سالگرہ کے تحفے اور دیوالی کے تحفے کی شکل میں ملی۔ میسرز ڈی سی کوٹھاری نے بھی فرم سے 30,000 روپے بطور تحفہ شری سی ایم کوٹھاری، ان کے سسر سے حاصل کیے تھے۔ انکم ٹیکس آفیسر نے مذکورہ گھر سے میسرز سی ایم کوٹھاری اور میسرز ڈی سی کوٹھاری کی آمدنی کا اندازہ ان کے شوہروں کی آمدنی کے طور پر کیا۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل کی طرف سے تعین کنندگان کی اپیلیں خارج کر دی گئیں۔ ٹریبونل نے انکم ٹیکس آفیسر کے اس کھوج کی تصدیق کی کہ دونوں خواتین نے اپنے شوہروں کے اثاثوں میں سے گھر میں اپنے شیئرز حاصل کیے ہیں جو بالواسطہ طور پر انہیں منتقل کیے گئے تھے۔ تاہم، ٹریبونل نے یہ نہیں کہا کہ لین دین بے نامی تھا۔

ٹریبونل نے اس معاملے کو رائے کے لیے ہائی کورٹ کو بھیجا کہ آیا جائیداد سے میسرز سی ایم کوٹھاری اور میسرز ڈی سی کوٹھاری کو ہونے والی آمدنی ان کے شوہروں کے ذریعے بالواسطہ طور پر منتقل کردہ اثاثوں سے ہوئی ہے تاکہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 16 (3) (اے) (iii) کی دفعات کو راغب کیا جاسکے۔ ہائی کورٹ نے حوالہ کا منفی جواب دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر، مدراس، اپیل میں اس عدالت میں آئے۔

فیصلہ دیا گیا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے جواب کو ایک طرف رکھ دیا جانا چاہیے اور ٹریبونل کی طرف سے دیے گئے حوالہ کا جواب اثبات ہونا چاہیے۔ قانون کا مقصد شوہر کے ہاتھوں میں بیوی کی آمدنی پر ٹیکس لگانا ہے اگر بیوی کی آمدنی اس کے شوہر کی طرف سے اسے منتقل کردہ اثاثوں سے ہوتی ہے۔ موجودہ معاملے میں بیٹے نے اثاثے اپنی ماں کو منتقل کر دیے اور سسر نے اپنے اثاثے اپنی بہو کو منتقل کر دیے۔ "بالواسطہ" اصطلاح کا مقصد اس طرح کی چالوں کا احاطہ کرنا ہے۔

اگر دو منتقلی آپس میں جڑی ہوئی ہیں اور ایک ہی لین دین کے حصے ہیں اس طرح کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دفعہ 16(3) (a)(iii) کے مضمرات سے بچنے کے لیے ایک سرکٹس طریقہ کو بطور آلہ اپنایا گیا ہے، تو معاملہ اس سیکشن کے تحت آئے گا۔ موجودہ صورت میں، آلہ واضح ہے اور دونوں منتقلی اتنے قریب سے جڑے ہوئے ہیں کہ انہیں کسی ایک لین دین کا حصہ سمجھے بغیر نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ کامیابی سے بیان نہیں کیا گیا کہ سسر نے اپنی بہو کو بڑا تحفہ کیوں دیا اور بیٹے نے اپنی ماں کو اتنا ہی بڑا تحفہ کیوں دیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 34 سے 36۔

1954 کے حوالہ شدہ کیس نمبر 12 میں مدراس ہائی کورٹ کے 25 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آر این سچتے۔

آر گوپال کرشنن، مدعا علیہ کے لیے۔

1963. 26 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ۔ جے۔ مدراس ہائی کورٹ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ میں مندرجہ ذیل سوال کا منفی جواب دیا:

"کیا اپیلٹ ٹریبونل کے پاس یہ فیصلہ کرنے کے لیے مواد موجود تھا کہ جائیداد سے میسرزی ایم کوٹھاری اور میسرز ڈی سی کوٹھاری کو ہونے والی آمدنی بالواسطہ طور پر ان کے شوہروں کے ذریعے بالواسطہ طور پر منتقل کردہ اثاثوں سے پیدا ہوئی تاکہ دفعہ 16(3)(اے)(III) کی دفعات کو راغب کیا جاسکے۔"

ہماری رائے میں، انکم ٹیکس کمشنر، مدراس کی ان اپیلوں کی اجازت دی جانی چاہیے۔

میسرز کوٹھاری اینڈ سنز اسٹاک بروکرز کی ایک فرم ہے۔ 1947 میں، یہ فرم سی ایم کوٹھاری اور ان کے دو بیٹوں، ڈی سی کوٹھاری اور ایچ سی کوٹھاری پر مشتمل تھی۔ ان کے متعلقہ حصص تھے 5:5:6:17 اکتوبر 1947 کو اس فرم نے سٹرنگ روڈ، مدراس میں ایک مکان 90,000 روپے میں خریدنے کا معاہدہ کیا اور اسی دن 5,000 روپے پیشگی ادا کیے۔ یہ رقم فرم کی کتابوں میں تین شراکت داروں کے کھاتوں میں درج ذیل طور پر نکالی گئی تھی:

سی ایم کوٹھاری	روپے 1800
ڈی سی کوٹھاری	روپے 1600
ایچ سی کوٹھاری	روپے 1600

کل 5000 روپے

یہ لین دین 24 اکتوبر 1947 کو مکمل ہوا۔ تاہم سیل ڈیڈ میسرس سی ایم کوٹھاری میسرس ڈی سی کوٹھاری اور ایچ سی کوٹھاری کے نام پر لیا گیا تھا۔ غور کی بقایا رقم دکانداروں کو فرم کے ذریعے ادا کی جاتی تھی۔ دونوں خواتین میں سے ہر ایک نے فرم کو روپے 4-5-28,333 کا ایک چیک ادا کیا۔ میسرس سی ایم کوٹھاری نے مزید 1,800 روپے کا چیک ادا کیا، اور میسرس ڈی سی کوٹھاری نے 1600 روپے کا ایک اور چیک ادا کیا۔ اس طرح دونوں خواتین نے 85,000 روپے کا ایک تہائی حصہ اور وہ رقم ادا کی جو بالترتیب ان کے شوہروں نے بقایا رقم کے حصے کے طور پر ادا کی تھی۔ ایچ سی کوٹھاری سے مزید روپے 4-5-28,333 کی رقم نکالی گئی۔ اس طرح، میسرس سی ایم کوٹھاری نے دوسرے دو کے مقابلے 200 روپے زیادہ ادا کیے، کیونکہ اس کے شوہر نے پہلے اپنے بیٹوں سے 200 روپے زیادہ ادا کیے تھے۔ تاہم، تینوں فروشوں کا حصہ ہر ایک کا ایک تہائی دکھایا گیا۔

خواتین نے اپنے کھاتوں پر چیک جاری کیا جس میں فرم کی طرف سے کچھ رقم چیک کے ذریعے ادا کی گئی تھی۔ میسرس سی ایم کوٹھاری کے کھاتے میں 27,000 روپے کی رقم ادا کی گئی تھی جو 24 اکتوبر 1947 کو ڈی سی کوٹھاری کو قرض کی گئی تھی۔ اسے اس کی طرف سے اپنی ماں کو سالگرہ کا تحفہ بتایا گیا تھا۔ 13 نومبر 1947 کو، 3,000 روپے کی ایک اور رقم۔ میسرس سی ایم کوٹھاری کے کھاتے میں ادا کیے گئے جو ڈی سی کوٹھاری کے کھاتے میں ان کی طرف سے دیوالی کے لیے اپنی ماں کو تحفے کے طور پر کاٹا گیا تھا۔ اسی طرح 13 نومبر 1947 کو بینک میں موجود میسرس ڈی سی کوٹھاری کے کھاتے میں فرم کی طرف سے جاری کردہ چیک کے ذریعے 30,000 روپے کی رقم جمع کی گئی۔ یہی سی ایم کوٹھاری کے کھاتے میں جمع کیا گیا تھا اور اس نے اسے اپنی بہو کو تحفے کے طور پر دکھایا تھا۔ اس طرح دونوں خواتین کو فرم سے 30,000 روپے ملے۔ جو کہ 90,000

روپے کی رقم کا ایک تہائی حصہ تھا، لیکن یہ رقم ان کے متعلقہ شوہروں نے ادا نہیں کی تھی، بلکہ ایک معاملے میں بیٹے اور دوسرے میں سسر نے ادا کی تھی۔

تشخیص کے سالوں 1948-49، 1950-51 اور 1951-52 میں، انکم ٹیکس افسر نے میسرز سی ایم کوٹھاری کو موصول ہونے والے گھر کے ایک تہائی حصے سے ہونے والی آمدنی کا اندازہ اپنے شوہر کی آمدنی کے طور پر کیا۔ اسی طرح، چار تشخیصی سالوں 1948-49 سے 1951-52 میں، اس گھر سے مسز ڈی سی کوٹھاری کی آمدنی کا اندازہ ان کے شوہر کی آمدنی کے طور پر کیا گیا۔ یہ اس بنیاد پر تھا کہ خاندان میں رقم کی باہمی تبدیلی کی وجہ سے، یا تو عطیہ دہندہ کے بے نامی کے ذریعے عطیہ دہندگان کے نام سے خریداری کی جاتی تھی، یا متبادل طور پر، ہر معاملے میں شوہر کے ذریعے بیوی کو بالواسطہ طور پر منتقل کردہ اثاثوں سے۔ انکم ٹیکس افسر نے نشاندہی کی کہ مسز سی ایم کوٹھاری کی سالگرہ سال کے شروع میں ہوئی تھی اور کئی ماہ بعد اور اس جائیداد کی خریداری کے ساتھ موافق تاریخ پر انہیں سالگرہ کا تحفہ دینے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے یہ بھی پایا کہ ماضی میں سسر نے دیوالی پر اپنی بہو کو اتنا بڑا تحفہ کبھی نہیں دیا تھا اور اس بار اس کا جواز پیش کرنے کے لیے کوئی خاص حالات نہیں تھے۔ ٹیکس دہندہ کی اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ساتھ ٹریبونل کے سامنے دائر کی گئی اپیلیں بھی ناکام ہو گئیں۔ تاہم ٹریبونل نے یہ نہیں مانا کہ یہ لین دین بے نامی تھا لیکن دوسرے نتیجے کی تصدیق کی کہ دونوں خواتین نے گھر میں اپنا حصہ شوہروں کے اثاثوں سے حاصل کیا تھا جو بالواسطہ طور پر انہیں منتقل کیے گئے تھے۔ تاہم ٹریبونل نے ہائی کورٹ کی رائے کے لیے ایک کیس بیان کیا اور ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب منفی دیا۔

چونکہ یہ سوال کہ آیا یہ دونوں لین دین بے نامی تھے، زیر غور نہیں آتا، اس لیے واحد سوال جو باقی رہتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ معاملہ دفعہ 16(3)(a)(iii) کے تحت آتا ہے۔ یہ حصہ اس طرح پڑھتا ہے:

" 16(3). تشخیص کے مقصد کے لیے کسی بھی فرد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں شامل ہوگا۔

(a) بیوی کی آمدنی کا اتنا حصہ۔ ایسے فرد کی آمدنی جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر پیدا ہوتی ہے۔

(iii) مناسب غور و فکر یا الگ رہنے کے معاہدے کے سلسلے میں شوہر کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ طور پر بیوی کو منتقل کیے گئے اثاثوں سے؛

یہ سیکشن نہ صرف براہ راست بنائے گئے اثاثوں کی منتقلی کو مد نظر رکھتا ہے بلکہ بالواسطہ طور پر بھی کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بتانا ناممکن ہے کہ لفظ بالواسطہ میں کس قسم کا احاطہ کیا گیا ہے، کیونکہ اس طرح کی منتقلی مختلف طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اس دفعہ کی پہلی ضرورت یہ ہے کہ اثاثے شوہر کے ہونے چاہئیں اور یہاں ایسا نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ سیکشن کا کہنا ہے کہ اثاثے شوہر کے ہونے چاہئیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہی اثاثے بیوی تک پہنچ جائیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ منتقل کیے جانے والے اثاثوں کو جان بوجھ کر کسی دوسرے شخص کی مساوی قیمت کے اثاثوں میں تبدیل کیا جائے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہوا ہے۔ منتقلی کا ایک سلسلہ، اگر بالواسطہ لفظ سے نہیں سمجھا جاتا ہے تو قانون کے مقصد کو آسانی سے شکست دے گا جو کہ شوہر کے ہاتھوں میں بیوی کی آمدنی پرنیکس لگانا ہے، اگر بیوی کی آمدنی شوہر کے ذریعے منتقل کردہ اثاثوں سے پیدا ہوتی ہے۔ موجودہ معاملہ اس بات کی قابل تعریف مثال ہے کہ کس طرح کسی دوسرے شخص کے اثاثوں کو تبدیل کر کے بالواسطہ منتقلی کی جاسکتی ہے جس نے شوہر کی طرف سے اسے منتقل کردہ اثاثوں سے اتنا ہی یا تقریباً اتنی ہی حد تک فائدہ اٹھایا ہو۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اگر سلسلہ وار لین دین کو بھی شامل کیا جائے، تب بھی، جب تک کہ شوہر کی طرف سے منتقلی پر غور نہ کیا جائے، ہر منتقلی کو آزاد سمجھا جانا چاہیے، اور موجودہ معاملے میں، محکمہ نے یہ ثابت نہیں کیا ہے کہ بیٹے کی طرف سے ماں کو اور سسر کی طرف سے اپنی بہو کو منتقلی ایک دوسرے کے لیے غور کے طور پر کی گئی تھی۔ ہم متفق نہیں ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تکنیکی لحاظ سے غور کیا جائے۔ اگر دونوں منتقلی آپس میں جڑی ہوئی ہیں اور ایک ہی لین دین کے حصے ہیں اس طرح کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سرکٹس طریقہ کو اس دفعہ کے مضمرات سے بچنے کے لیے ایک طریقہ کے طور پر اپنایا گیا ہے، تو معاملہ دفعہ کے اندر آئے گا۔ اس صورت میں، طریقہ قابل دید ہے اور دونوں منتقلی اتنے قریب سے جڑے ہوئے ہیں کہ انہیں واحد لین دین کے حصے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ یہ کامیابی سے بیان نہیں کیا گیا ہے کہ دیوالی کے موقع پر سسر نے اپنی بہو کو اتنا بڑا تحفہ کیوں دیا اور بیٹے نے اپنی ماں کو اس کی سالگرہ کے موقع پر اتنا ہی بڑا دیر سے تحفہ کیوں دیا جو کئی ماہ پہلے ہوا تھا۔ رقم کے حوالے سے یہ دونوں تحائف ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ ہائی کورٹ نے ان حقائق کے واضح مضمرات کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کے مضمرات کو بھی نظر انداز کر دیا کہ اگرچہ تینوں خریداروں میں سے ہر ایک کو ایک تہائی حصہ ملنا تھا، لیکن میسرز سی ایم کوٹھاری نے دوسرے دو کے مقابلے 200 روپے زیادہ ادا کیے اور یہ کہ ہر خاتون نے اپنے شوہروں کی طرف سے ادا کی گئی رقم کا حصہ ادا کیا۔ دونوں لین دین کے درمیان ایک گہرا تعلق، جو پہلی نظر میں الگ تھا، اس طرح واضح طور پر قائم ہوتا ہے اور وہ سیکشن کے الفاظ کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، یعنی "براہ راست یا بالواسطہ طور پر بیوی کو منتقل کیا گیا"۔

ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے ان متعلقہ معاملات کو نظر انداز کرنے میں غلطی کی تھی۔ ہائی کورٹ نے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیا کہ پہلے مکان کی خریداری کا مقصد فرم کے تین شراکت داروں کے نام پر ہونا تھا۔ کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا کہ اچانک تبدیلی کیوں ہوئی۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے کافی فنڈز نہیں تھے تو ان خواتین کو وینڈی کے طور پر کیوں نامزد کیا گیا۔ وہ جائیداد تب ہی خرید سکتے تھے جب کوئی انہیں رقم دے۔ ان حقائق سے یہ اندازہ لگانا مناسب ہے کہ متعلقہ شوہروں نے رقم ادا کرنے سے پہلے، انہوں نے قانون کو دیکھا اور پایا کہ اگر وہ اپنی بیویوں کو کوئی اثاثہ منتقل کرتے ہیں تو جائیداد کی آمدنی اب بھی ان کی اپنی آمدنی سمجھی جائے گی۔ انہوں نے اس مقصد پر زور دیا کہ بیٹا اثاثے اپنی ماں اور سسر کو بہو کو منتقل کرے، ظاہر ہے کہ وہ اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہے کہ لفظ بالواسطہ کا مطلب اس طرح کی چالوں کو چھپانا ہے۔

اس لیے اپیلوں کو کامیاب ہونا چاہیے۔ ہائی کورٹ کے جواب کو ختم کیا جاتا ہے، اور سوال کا جواب ہاں میں دیا گیا ہے۔ مدعا علیہ ان اپیلوں کے اخراجات کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ میں ہونے والے اخراجات بھی برداشت کرے گا۔ سماعت کی ایک فیس۔

اپیلوں کی اجازت ہے،